سوال

اگر منی سے پہلے مذی نکلے تو سب کے ہاں بالاتفاق منی ناپاک ہوجاتی ہے, کیونکہ مذی کی نجاست اس منی میں مل جاتی ہے, اور یہ پکی بات ہے کہ مذی سے پہلے منی ضرور نکلتی ہے لیکن آپ لوگ عوام کو یہ مسئلہ نہیں بتاتے, اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگ نجس کپڑوں میں نماز پڑھ لیتے ہیں

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح قول کے مطابق انسان کا مادہ منویہ پاک ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ (صحیح مسلم، الطہارۃ: 288)

میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں اسے (مادہ منویہ کو) رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اچھی طرح کھرچتی تھی، پھر آپ ﷺ اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کھرچنے پر اکتفا کرنا دلالت کرتا ہے کہ مادہ منویہ نجس نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے کپڑوں اور بدن پر احتلام کی صورت میں مادہ منویہ لگ جایا کرتا تھا، اگر یہ ناپاک ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم استنجا کی طرح اسے بھی دھونے کا حکم دیتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی بات منقول نہیں ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مادہ منویہ کے لگ جانے سے دھونا واجب نہیں ہے۔ (دیکھیں: مجموع الفتاوی از ابن تیمیہ، جلد نمبر: 21، صفحہ نمبر 604)

مذی نجس ہے، لیکن چونکہ بوقت شہوت مخصوص حالت میں اس کا خروج عموما ہوتا رہتا ہے اس لیے شریعت نے اس سے طہارت حاصل کرنے میں تخفیف کی ہے کہ جس جگہ کپڑوں پر مذی لگی ہو وہاں چھینٹے مارنا کافی ہوگا۔

سیدنا سہل بن حنیف ؓ کہتے ہیں کہ مجھے مذی کی وجہ سے پریشانی اور تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا تھا، میں اس کی وجہ سے کثرت سے غسل کیا کرتا تھا، میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے تمہیں وضو کافی ہے''، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر وہ کپڑے میں لگ جائے تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا:

يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ (سنن ترمذی، أبواب الطہارۃ: 115)

ایک چلو پانی لے اور اسے کپڑے پر جہاں جہاں دیکھے کہ وہ لگی ہے چھڑک لے یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔

آپ کا یہ کہنا کہ ''منی سے پہلے مذی کا نکلنا لازمی اور حتمی ہوتا ہے'' درست نہیں ہے، کیونکہ منی کے نکلنے اور اس سے پہلے مذی کے نکلنے کے درمیان کوئی لازمی تعلق نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کی منی بھی جماع ہی سے ہوتی تھی کیونکہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا، اور یہی وہ منی ہے جس کے بارے میں احادیث میں اسے کھرچ کر صاف کرنے کا ذکر آیا ہے۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَمَنْ قَالَ اِنَّ الْمَنِيَّ لَا يَسْلَمُ مِنَ الْمَذْيِ فَيَتَنَجَّسُ بِهِ لَمْ يُصِبْ لِأَنَّ الشَّهْوَةَ إِذَا اشْتَدَّتْ خَرَجَ الْمَنِيُّ دُونَ الْمَذْيِ وَالْبَوْلِ كَحَالَةِ الِاحْتِلَامِ (فتح الباری ازابن حجر، جلد 1، ص 333)

جو شخص یہ کہتا ہے کہ منی مذی سے خالی نہیں ہوتی (یعنی منی سے پہلے مذی لازمی نکلتی ہے)، اس لیے وہ اس کے لگنے سے ناپاک ہوجاتی ہے، اس کی بات درست نہیں ہے؛ کیونکہ جب شہوت شدت اختیار کرلیتی ہے تو منی مذی اور پیشاب کے بغیر ہی خارج ہوجاتی ہے، جیسا کہ احتلام کی حالت میں ہوتا ہے۔

اگر بالفرض یہ تسلیم کرلیا جائے کہ منی سے پہلے مذی لازمی نکلتی ہے تو نکلنے والی مذی بہت تھوڑی مقدار میں ہوتی ہے، جو منی کے ساتھ مل کر اس میں ختم ہوجاتی ہے؛ اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا اور نہ ہی وہ جگہ ناپاک ہوتی ہے کیونکہ مذی ان نجاستوں میں سے ہے جن کی معمولی مقدار سے درگزر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جب وہ منی کے ساتھ مل جائے جو پاک ہے تو درگزر کیا جائے گا۔BottomofForm

اگر خاوند کے بیوی سے بوس وکنار کے دوران مذی خارج ہوجائے تو اس کو دھونا ضروری ہوگا جیسا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال